بزمِ خیراز زید

در جوابِ بزمِ جمشید



مُصنّف

مولانا حضرت شاہ زید ابوالحسن فاروقی مجددی

حضرت شاہ ابُوالخیر اکاڈمی دہلی ۶

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ

رسالہ

بزمِ خیر از زید

در

جوابِ بزمِ جمشید

تصنیف

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مدظلہ العالی

طابع وناشر
شاہ ابوالخیر اکاڈمی درگاہ حضرت شاہ ابوالخیرؒ
شاہ ابوالخیر مارگ دھلی ۶

بارِ دوم

سنہ ۱۴۰۲ھ سنہ ۱۹۸۲ء

کتاب کا نام :- بزم خیر از زید در جواب بزم جمشید

صفحات :- ۱۶۰

مصنف :- حضرت مولانا شاہ ابو الحسن زید فاروقی دامت برکاتہ (فاضلِ ازہر)

مہتمم :- ڈاکٹر محمد ابو الفضل فاروقی

طابع و ناشر :- شاہ ابو الخیر اکاڈمی

درگاہ حضرت شاہ ابو الخیر قدس سرّہ

شاہ ابو الخیر مارگ ـ دہلی ۶

کتابت :- سید غیاث الحسن مظاہری آلکیرانوی

تعداد :- ایک ہزار

قیمت :- بارہ روپے

اتنا خیال ضرور رکھیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہوجانے کی وجہ سے اس مبارک محفل اور تاریخ اور مہینہ کو جو شرف اور احترام حاصل ہوا ہے اس پر کسی قسم کا حرف نہ آئے ؎

برزمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

چہ جائے کہ ایسی بری تمثیل دی جائے جس کو سن کر اللہ کے بندوں کے دل متالم ہوں۔ اگر وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ الآیۃ زیر نظر ہو تو یقیناً ایسی عبارات سے اجتناب کیا جائے گا۔

سیرت کی کتابوں میں تحریر ہے اور علامہ جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر درمنثور میں ابن ابی الدنیا۔ ابن عساکر اور ابن مردویہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب کی لڑکی جن کا نام درّہ تھا۔ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں۔ بعض اشخاص نے ان سے کہا۔ تم تو اس شخص کی لڑکی ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ درّہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیفیت بیان کی۔ آپ کو بڑا ملال ہوا آپ باہر تشریف لائے اور خطبہ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَالِیْ اُوْذٰی فِیْ اَھْلِیْ فَوَاللّٰہِ اِنَّ شَفَاعَتِیْ لَتُنَالُ بِقَرَابَتِیْ (الحدیث) یعنی اے لوگو میرے رشتہ دار ول

کی وجہ سے کیوں مجھ کو تکلیف پہنچاتے ہو، اللہ کی قسم ہے میری شفاعت میرے ہی رشتہ اور قرابت کی بدولت پائی جائے گی الخ آپ کا اُمتی ہونا اور آپ کا نام لیوا ہونا یقیناً ایک رشتہ ہے اور اسی مبارک رشتہ کے طفیل آپ کی شفاعت نصیب ہوگی اور پھر جس کو آپ سے رشتہ نسبی بھی ہو تو اس کا کیا کہنا ؎

ہاں آپ کی شفاعتِ عظمٰی سے یا نبی
امید ہے کہ حکم مجھے خلد کا ملے ،

علامہ سیوطی مسالک الحنفاء کے آخیر میں لکھتے ہیں کہ قاضی ابوبکر ابن العربی سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے ایسے شخص کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباد اجداد کرام کے بارے میں کہتا ہو کہ وہ دوزخ میں ہیں۔ قاضی صاحب نے بجواب تحریر کیا۔ جو شخص یہ بات کہے وہ ملعون ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ۔ یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ایذا رسانی ہو سکتی ہے کہ آپ کے والد کے بارے میں کہا جائے کہ وہ دوزخ میں ہیں انتہی۔ جائے فکر اور محل خیال ہے کہ کہنے والے نے یہ بات دل آزار عناد یا دلآزاری کی وجہ سے نہیں کہی ہے بلکہ ایک صحیح حدیث کی بنا پر کہی ہے جس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور اس پر قاضی صاحب